سسرال اور میکے میں عورتوں کا عموماً جن غیر محرم مگر قریبی رشتہ داروں کے ساتھ رہن سہن ہوتا ہے ان سے پردے کی نوعیت وہ نہیں ہے جو بالکل غیر مردوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ عورتیں ان کے سامنے بغیر زینت کے، سادہ لباس میں پورے ستر کے ساتھ آسکتی ہیں، مگر صرف اس حد تک ان کے سامنے رہنا چاہیے جس حد تک معاشرتی ضروریات کے لحاظ سے بالکل ناگزیر ہو۔ خلا ملا اور بے تکلفی اور ایک مجلس میں بیٹھ کر ہنسی مذاق اور تنہائی میں بیٹھنا اس قسم کے رشتہ داروں کے ساتھ جائز نہیں ہے۔

اس معاملہ میں فی الواقع ہماری معاشرت میں بڑی پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ اگرچہ شریعت کا جو حکم ہے، میں نے بتا دیا ہے لیکن مسلمانوں میں رواج سے جو غیر شرعی حالات پیدا ہو گئے ہیں ان کو دور کرنے کے لیے بڑی جرأت اور عزم کی ضرورت ہے۔ ایک طرف مسلمان غیروں سے اتنے پردے کا اہتمام کرتے ہیں جو کہیں کہیں خود شریعت کے مطالبات سے بڑھ جاتا ہے اور دوسری طرف رشتہ داروں کے معاملہ میں انھوں نے تمام حدود شرعیہ کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس معاملہ میں شاید ہم کو کسی وقت ایسا سخت طرز عمل اختیار کرنا پڑے گا جس سے بعید نہیں کہ ہمارے خاندانی تعلقات میں بہت سی تلخیاں پیدا ہو جائیں)۔

تزکیۂ نفس کی حقیقت

سوال:۔ یہاں کی مقامی فضا تصوف کے چرچے سے معمور ہے۔ اس وجہ سے اکثر طرح طرح کے پیچیدہ مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس وقت دو باتیں دریافت طلب ہیں:۔

(ا) تزکیۂ نفس کی صحیح تعریف کیا ہے؟ اس بارہ میں رسول اللہ کی تعلیم کیا تھی؟ متصوفین کا اس سلسلہ میں صحیح عمل کیا رہا ہے؟ نیز ایک مسلمان کو اپنی زندگی کے اس شعبہ میں کیا صورت اختیار کرنی چاہیے؟

(ب) کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی آج کل کے صوفیا کی طرح تزکیۂ نفس کیا کرتے تھے اور عالم بالا کے مشاہدات ہوتے رہتے تھے؟

جواب:۔ سوال کے پہلے جزو کے جواب میں یہ ذہن نشین کر لیجیے کہ عربی زبان میں تزکیہ کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے، ایک پاک صاف کرنا۔ دوسرے بڑھانا اور نشو و نما دینا۔ اس لفظ کو قرآن مجید میں بھی انہی دونوں معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ پس تزکیہ کا عمل دو اجزاء سے مرکب ہے۔ ایک یہ کہ نفس انسانی کو انفرادی طور پر اور سوسائٹی کو اجتماعی طور پر ناپسندیدہ صفات اور بری رسوم و عادات سے پاک صاف کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ پسندیدہ صفات کے ذریعے اس کو نشو و نما دیا جائے۔

اگر آپ قرآن مجید کو اس نقطۂ نظر سے دیکھیں اور حدیث میں صرف مشکوٰۃ ہی پر اس خیال سے نظر ڈالیں تو آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں وہ کونسی ناپسندیدہ صفات ہیں جن کو اللہ اور اس کا رسول دور کرنا چاہتے ہیں اور وہ کونسی پسندیدہ صفات ہیں جن کو وہ افراد اور سوسائٹی میں ترقی دینا چاہتے ہیں۔ نیز قرآن و حدیث کے مطالعہ ہی سے آپ کو ان تدابیر کی بھی پوری تفصیل معلوم ہو جائے گی جو اس غرض کے لیے اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں اور اس کے رسول نے استعمال